ہوتی تو کم از کم پنجاب کی...... شہ رگ کے قریب سے تقسیم نہ ہوتی۔ خیر یہ تو اب تاریخ کی بات ہے اور آئندہ کا مؤرخ ہی لکھ سکے گا کہ کس نے کہاں پر غلطی کھائی۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری اردو اور پنجابی کے بے مثال خطیب تھے۔ انہوں نے اپنی فصاحت اور بلاغت خطابت اور علم کلام کی توپوں کے دہانے انگریز شاہی قلعہ پر مرکوز کئے تھے۔ انہیں اختلاف عقیدہ کے علاوہ احمدیوں (مرزائیوں) سے غیر فانی کد کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ بانی سلسلہ نے انگریز سلطنت کو ابر رحمت قرار دے رکھا تھا (خدا تعالے ابر رحمت کی طرح ہمارے لئے انگریز سلطنت کو دور سے لایا اور ہم اور ہماری ذریت پر یہ فرض ہو گیا کہ اس مبارک گورنمٹ برطانیہ کے ہمیشہ شکر گزار ہیں۔ ازالہ اوہام صفحہ ۱۳۲)

اس وجہ سے انگریزی استعمار اور احمدیت دو ایسے نشانے تھے جن پر شاہ صاحب نے ہمیشہ گولہ باری جاری رکھی اور دونوں کو خاصا نقصان پہنچایا۔

ہمارے خیال میں ضرورت اس امر کی ہے کہ اس وقت جبکہ ان کے بے شمار نیاز مند طول و عرض ملک میں موجود ہیں ان کی مدد سے ان کی ایک مستند سوانح عمری تیار کی جائے جس میں لفاظی کی بجائے اس دور کی تاریخ کے پس منظر میں ان کی صحیح حیثیت کا یقین کیا جائے۔ ایسی کتاب لکھنے کے لئے شاعر کی ضرورت نہیں بلکہ ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو علم تاریخ کے اصولوں سے آگاہ ہو۔

ہفت روزہ "قندیل" لاہور / تعزیتی شذرہ

ایک جرار سپاہی

برصغیر ہندو پاک کے ممتاز دینی رہنما اور مشہور سیاسی لیڈر سید عطاء اللہ شاہ بخاری طویل علالت کے بعد ملتان میں انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری گزشتہ پانچ ماہ سے شدید بیمار تھے۔ نشتر ہسپتال ملتان اور پھر لاہور میں زیر علاج رہنے کے باوجود جب آپ کی بیماری میں کوئی افاقہ نہ ہوا تو حکیم عطاء اللہ خاں نے یونانی علاج شروع کیا۔ لیکن مرض الموت کا کیا علاج۔ سید صاحب اپنے مولا کو پیارے ہو گئے۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری ایک سحر بیان، شعلہ مقال اور آزادی وطن کے ایک جرار سپاہی تھے۔ ان کی تمام زندگی قومی خدمت میں گزری۔ زندگی کے آخری ایام میں ان پر فالج کے کئی حملے ہوئے پھر ملتان میں وہ ایک ایسے بوسیدہ مکان میں رہائش پذیر تھے جو فالج کے مریضوں کی رہائش کے بالکل ناقابل رہائش تھا۔ شاہ صاحب انتہائی صبر و تحمل کے ساتھ برے حالات کا مقابلہ کرتے رہے۔ صدر پاکستان کو جب ان کی آخری بیماری کا علم ہوا تو انہوں نے ماہرین کو ہدایت کی وہ شاہ صاحب کا طبی معائنہ کریں اور علاج میں خاصی دلچسپی لیں۔ لیکن یہ ساری کوششیں بیکار ثابت ہوئیں اور آخری وقت آن پہنچا۔